یوسف عامر (مصری)

جدید اردو اور جدید عربی شاعری کا تقابلی مطالعہ
۱۹۶۰ء سے تا حال: ایک تعارف

یہ مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کے دو حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں تہذیبی، سیاسی اور معاشرتی پس منظر میں جدید اردو اور جدید عربی شاعری کے عصری میلانات کو پیش کیا گیا ہے جو سائنس اور ٹکنالوجی کی دَین ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی سے متاثر فرد جن مسائل سے دوچار ہو رہا ہے، ان کے اثرات کی مختلف شکلیں دونوں زبانوں کی شاعری میں نظر آتی ہیں۔ مثلاً آج کا فرد تنہائی، محرومی، اِضطراب، خودغرضی، فقدان، اجنبیّت، اور ضَیاع کا احساس، آلودگی اور موت کا خوف جیسے مسائل میں گِھرا ہوا نظر آتا ہے۔ جدید اردو اور جدید عربی شاعر نے فرد کے ان تمام مسائل کو مختلف علامتوں، استعاروں، شبیہوں اور پیکروں کے ذریعے پیش کیا ہے۔ باب اوّل کا پہلا حصّہ اِنھیں اَبحاث پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصّے میں جدید اردو اور جدید عربی شاعری کے مجموعی مزاج کا جائزہ ہیئت، اُسلوب، موضوع، حِسیّت، زبان، علائم، استعارے، وغیرہ کے ذریعے لیا گیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان "۱۹۶۰ء کے بعد کی اردو شاعری کے فکری مآخذ اور سرچشمے: جدیدیت کا تصوّر، مغرب اور مشرق میں آواں گارد ادب" ہے۔ اس باب میں شاعری اور فلسفے کے حوالے سے ادب میں جدیدیت کی وضاحت

سائنسی دور کے تعلّق سے کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں، وجودیّت، اشتراکیت اور مغرب و مشرق میں جدیدیت کی روایت سے بھی بحث کی گئی ہے۔ اسی باب میں آواں گارد ادب کی تعریف، اس کے عناصر و تصوّرات، مشرق اور مغرب میں اس سے متّصف ادب کی روایت اور معاصر زندگی میں آواں گارد ادب میں سیاسی موضوعات کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تیسرے باب میں ۱۹۶۰ء کے بعد کے نمائندہ شعراء کو لیا گیا ہے۔ اس باب کے تین حصّے ہیں؛ پہلے حصّے میں جددید اردو شعراء میراجی، ن۔ م۔ راشد، اور فیض احمد فیض کی شاعری کا مطالعہ اور ۱۹۶۰ کے بعد کی شاعری پر ان کے شعر نے جو اثرات مرتّب کیے ہیں اس کا مختصر جائزہ شامل ہے۔ دوسرے حصّے میں اُن چند جدید شعراء کی شاعری کا کسی حد تک تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو جدید اردو شاعری میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان شعراء میں اختر الایمان، منیر نیازی، مجید امجد، عمیق حنفی، اور بلراج کومل ہیں۔ باب کے تیسرے اور آخری حصّے میں دورِ حاضر کے نمائندہ شعراء شہریار، ساقی فاروقی، کمار پاشی، کشور ناہید، اور فہمیدہ ریاض کی شاعری کا مجموعی جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھا باب "۱۹۶۰ء کے بعد کے نمائندہ عربی شعراء" پر مشتمل ہے۔ یہ باب تیسرے باب کی طرح تین حصّوں پر مبنی ہے۔ پہلے حصّے میں ۱۹۶۰ کے بعد کے نمائندہ پیش رو شعراء محمود حسن اسماعیل، نازک الملائکہ، اور بدر شاکر السیاب شاعری کا جائزہ اور ۱۹۶۰ کے بعد کی عربی شاعری پر ان شعراء نے جو اثرات مرتّب کیے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب کے دوسرے حصّے میں نمائندہ جدید عربی شاعر صلاح عبد الصبور، احمد عبد المعطی حجازی، نزار قبانی، امل دنقل، اور المیدانی کی شاعری کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔ تیسرے حصّے میں دورِ حاضر کے نمائندہ عربی شعراء عبد الحمید الدیب، یوسف عزالدین، اور صلاح جاہین کی شاعری کا مجموعی خاکہ پیش کیا ہے۔ پورے مقالے میں عربی شعراء کے کلام کا اردو میں ترجمہ بھی شامل ہے۔

پانچویں باب میں ۱۹۶۰ء کے بعد کی اردو اور عربی شاعری کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ تقابلی مطالعہ ہیئت، اسلوب، موضوعات، حسیّت، زبان، علائم، اور استعارات کے پہلوؤں کو مدّ نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ ہر پہلو کی مشابہت اور اختلاف کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالے کے آخری باب میں معاصر اردو شاعری اور معاصر عربی شاعری کے مطالعے سے جو نتائج برآمد ہوئے ان کو پیش کیا گیا ہے۔

۱۹۶۰ء کے بعد کی اردو اور عربی شاعری کے مطالعے سے جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں میں جدید میلانات کے آغاز کا زمانہ اور اس کا پس منظر، موضوعات، ہیئت، اسلوب بیان، حسیّت، زبان، استعارات، اور علائم وغیرہ کے اعتبار سے بعض اختلافات کے ساتھ ساتھ کافی مماثلتیں بھی ملتی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ دونوں زبانوں کی شاعری میں ہیئت کے علاوہ کہیں اور نمایاں اختلاف نہیں ملتا۔ اس یکسانیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ جدید عہد کی اردو اور عربی شاعری مغربی شاعری سے کافی متاثر ہوئی۔ دوسری وجہ برِصغیر اور عرب ممالک کی وہ سیاسی، سماجی، اور تہذیبی صورتِ حال ہے جس سے دونوں کو گزرنا پڑا۔ ان دونوں چیزوں نے مل کر اردو اور عربی شاعری کو کافی نزدیک کر دیا ہے جو اس مطالعے سے واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

دونوں زبانوں کے جدید شعراء نے مغربی شاعری کی مکمّل تقلید نہیں کی، بلکہ اپنی سیاسی، سماجی، تہذیبی، معاشی صورتِ حال، اور زبان کے مطابق اس میں بعض اضافے اور بعض ترمیمیں بھی کی ہیں۔ مثلاً اردو اور عربی شاعری نے مغربی شاعری سے بعض ہیئتیں اور میلانات، مثلاً علامت نگاری، جدیدیت، اسلوبِ بیان کے مختلف انداز (استفہامیہ، سوالیہ نشان، ڈرامائیت اور مصرعوں کی تکرار) کو قبول کیا۔ علاوہ ازیں، مغربی شاعری سے فرد کی نفسیاتی پیچیدگیوں کا اظہار، تنہائی، بے چینی، اضطراب، کرب، حُزن جیسے صنعتی تہذیب سے پیدا شدہ مسائل اردو اور عربی شاعری میں داخل ہوئے۔ لیکن اردو اور عربی شعراء نے موضوعات، حسیّت، علائم، استعارے، تشبیہیں، اور کنایے اپنی معاصر زندگی اور گرد و پیش کے ماحول سے اَخذ کیے، اور اپنی زبان اور فنِ عروض کے مطابق مغربی ہیئتوں میں بھی جدّتیں پیدا کیں۔